حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کےخطبہ کے آثار

<"xml encoding="UTF-8?>

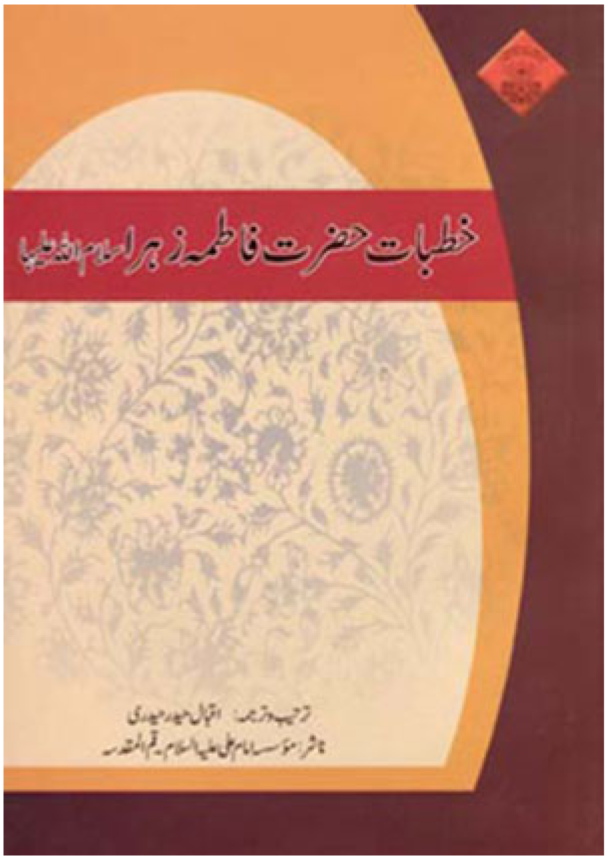

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کےخطبہ کے آثار

آپ کے اس خطبہ کا اثرلوگوں پر خاص طور سے انصارپر بہت ہوا، کیونکہ یہ خطبہ واقعیت اور صداقت پر مبنی تھا اور اس خطبہ میں قرآن کریم اور سنت نبوی سے دلائل پیش کئے گئے تھے کہ حضرت پر کیا کیا ظلم وستم ہوئے، اس خطبہ میں حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کی گئی اور باقاعدہ دلیلوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا کہ آپ ہی خلافت رسول کے حقدار تھے، اور جس وقت انصار پر اس خطبہ کا اثر ہوا تو حضرت علی کا نام لےکر چلانا شروع کیا، چنانچہ یہ دیکھ کر اہل سقیفہ نے خطرہ کا احساس کیا اور ابوبکر نے نماز جامعہ کی طرف بلایا جس پر سب دوڑے ہوئے چلے گئے۔

جوھری نے جعفر بن محمد بن عمارہ سے متعدد طریقوسے روایت کرتے ہوئے کہا : جب جناب ابوبکر نے حضرت زھرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ سنا تو اس پر بہت گراں گزرا، چنانچہ منبر پر جاکر اس طرح لوگوں سے خطاب کیا :

”یہ سب کچھ جو تم لوگوں نے سنا ، اور چونکہ ہربات کا ایک مقصد ہوتا ہے، اور یہ بات زمانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں کہاں تھی؟ پس جس نے بھی سنا ہو وہ بتائے اور جس نے بھی دیکھا ہو وہ گواھی دے، یہ سب کچھ مکروفریب ہے اور اس کا گواہ اس کا شوھر ہے، جو ہر فتنہ کی جڑ ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ حق وحقیقت کو پانے کے بعد زمان جاہلیت کی طرف پلٹ گئے ، اور وہ بچوں (حسن وحسین(ع)) کے ذریعہ

مدد لیتے ہیں اور عورتوں کے سہارے نصرت ومدد چاہتے ہیں جس طرح امّ طحال (زمان جاہلیت میں باغی اور سرکش عورت) سے اس کے اہل خانہ اس کی نازیبا حرکتوں سے خوش ہوتے ہیں۔!!

آگاہ رہو کہ اگر میں چاہتا تو کہتا، او راگر کہتا تو تم مبہوت ہوکر رہ جاتے، لیکن میں تو اس وقت ساکت بیٹھا ہوں۔

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوکر کہا:

" اے گروہ انصار ! تم لوگوں میں سے بعض احمقوں کی گفتگومجھ تک پہونچی جو کہتے ہیں: "ہم عھد رسول اللہ میں زیادہ حقدار تھے، کیونکہ ہم نے تم کو پناہ دی اور تمھاری نصرت کی، اور تم آج اپنے کو زیادہ حقدار سمجھتے ہو ، لیکن میں تمھاری باتوں کو چھوڑتا ہوں اور ان کا کوئی اثر نہیں لیتا، اور نہ ہی مجھے کسی چیز کا لالچ ہے، مگر یہ کہ جس چیز کا میں مستحق ہوں، والسلام"۔

اس کے بعد منبر سے اتر گیا۔

اس کی باتیں سن کر جناب فاطمہ وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئیں۔

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

" حضرت ابوبکر کی اس گفتگو کو میں نے استاد ابو یحیٰ جعفر بن یحیٰ بن ابی زید بصری کے سامنے پڑھا اور سوال کیا کہ اس کلام میں کس کی طرف اشارہ ہے تو انھوں نے کہا کہ اشارہ نہیں ہے بلکہ واضح طور پر بیان ہے، ابن ابی الحدید نے کہا کہ اگر واضح ہوتا تو میں آپ سے کیوں سوال کرتا، یہ سن کر ابو جعفر مسکرائے اور کہا :

یہ سب کچھ حضرت علی (علیہ السلام) کی طرف اشارہ ہے، ابن ابی الحدید بہت تعجب سے کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے یہ سب کچھ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں کہا ہے ۔

ابو جعفر نے کہا کہ جی ھاں یہ سب کچھ حضرت علی (ع) کی شان میں کہا کیونکہ وہ اس وقت کے خلیفہ اور بادشاہ تھے۔

اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ انصار کی گفتگو کیا تھی؟ (جس کی بنا پر جناب ابوبکر نے کہا : "تم میں سے بعض احمقوں کی باتیں مجھ تک پہونچی) ،تو ابوجعفر نے کہا انصار نے حضرت علی علیہ السلام کی حمایت میں آواز بلند کی (اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ کی وصیت کو بیان کیا، یہ دیکھ کر جناب ابوبکر ڈرے اور اس کام سے روک دیا")

عربی متن:

علیٰ أثر الخطبة الفاطمة الزهراء سلام اللّٰہ علیها

كان لخطبة الزهراء سلام الله عليها اأثر بالغ ومحرّک لنفوس الناس، سيّما الانصار منهم، لما تحمله تلک الخطبة من الواقعية والصدق والاستناد الى اُسس متنية قوامها الكتاب الكريم والسنة النبوية المباركة، فى بيان
مظلوميتها وفى اشادتها بفضل اأمير الموٴمنين على عليه السلام واأحقّيته فى خلافة الرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، ممّا جعل الاأنصار يهتفون باسم على عليه السلام، فاستشعر رجال السقيفة الخطر من هذه البادرة، فنادى اأبوبكر الصلاة جامعة، فاجتمع الناس فاأرعد و اأبرق

روىٰ الجوهرى عن جعفر بن محمد بن عمارة بعدة طرق، قال: لما سمع اأبوبكر خطبتها شقّ عليه مقالتها، فصعد المنبر وقال:

"اأيّها الناس، ماهذه الرِّعة الى كلِّ قالة؟! ومع كلّ قالة اُمنية، اين كانت هذه الاأمانى فى عهد نبيكم؟!

اأَلا من سمع فليقل، ومن شهد فليتكلم، انما هو ثُعالة شهيده ذنبه، مربّ لكلِّ فتنةٍ، هوالذى يقول: كرّوهاً جذعةً بعد ما هرمت، يستعينون بالضعفة، و يستنصرون بالنساء، كاأُمِّ طحال اأحب اأهلها اليها البغي !!!

اأَلا انى لواأشاء ان اأقول لقلت، ولوقلت لبحت، وانى ساكت ماتُركت

ثم التفت الى الاأنصار فقال: قد بلغنى يا معشر الاأنصار مقالة سفهائكم، فو الله ان اأحق الناس بلزوم عهدرسول الله اأنتم، فقد جاء كم فآويتم ونصرتم، واأنتم اليوم احق من لزم عهده، ومع ذلک فاغدوا علىٰ اُعطياتكم، فانى لست كاشفاً قناعاً، ولا باسطاً ذراعاً ولا لساناً الّا على من استحق ذلک، والسلام

ثم نزل، فانصرفت فاطمة عليها السلام الىٰ منزلها

(دلائل الامامة ١٢٣، شرح ابن ابى الحديد ج١٦ ص ٢١٥.)

قال ابن اأبى الحديد: قراأت هذا الكلام على النقيب اأبى يحيٰ جعفر ابن يحيٰ بن اأبى زيد البصري، وقلت له:

"بمن يعرض" ؟

فقال: "بل يصرّح"

قلت: "لو صرّح لم اأساألک"

فضحک وقال: "بعلى بن اأبى طالب عليه السلام"

قلت: "هذا الكلام كلّه لعلى يقوله"!!

قال: "نعم انّه الملک يا بني

قلت: "فما مقالة الأنصار؟

قال: "هتفوا بذكر على عليه ا لسلام، فخاف من اضطراب الأمر عليهم، فنهاهم (شرح ابن ابى الحديد جلد ١۶، ص٢١۵.)